© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

اندلس میں علوم قرارت کا ارتقار

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی ندوی

شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
سنہ اشاعت ۱۹۹۸ء، صفحات ۲۸۴ قیمت درج نہیں

اسلامی تاریخ کا ذکر ہو تو ناممکن ہے کہ اندلس فراموش ہو جائے۔ وہ اسلامی تاریخ کا جزو لازم ہے۔ یہاں مسلمانوں کے غلبے اور حکمرانی کے ساتھ اسلامی اقدار اور قوانین عدل و انصاف ہی نہیں پہنچے بلکہ حجاز اور مصر و شام سے اسلامی علوم و معارف بھی منتقل ہونے شروع ہو گئے اور بہت جلد اس نے اسلامی علوم کے ایک اہم مرکز کی حیثیت اختیار کر لی۔ تفسیر، حدیث، سیرت، تاریخ، فقہ، فلسفہ و کلام اور عربی ادب جیسے تمام علوم اسلامیہ کا ہر طرف چرچا ہونے لگا اور ایسی نادر روزگار شخصیتیں ابھرنے لگیں جنھیں اپنے فن میں استناد اور امامت کا درجہ حاصل تھا۔ قاضی عیاض، محدث ابن بطال، علامہ ابن عبدالبر، قاضی ابن رشد، قاضی ابن العربی علامہ شاطبی، ابوحیان اندلسی، ابن الحاج اور کس کس کے نام لیے جائیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنے فن کا کوہ ہمالہ تھا۔ ان کی تصنیفات اور علمی کارناموں کے بغیر اسلامی کتب خانہ ناقص اور نامکمل رہے گا۔

جن علوم وفنون کی طرف مسلمانوں نے توجہ کی اور جو خاص انہی کی ایجاد ہیں ان میں فن قرأت بھی ہے۔ ہماری زبان سے جو الفاظ ادا ہوتے ہیں ان میں سے ہر حرف کا ایک خاص مخرج ہے۔ اگر کوئی حرف اپنے مخرج سے ادا ہو تو ٹھیک شکل میں ادا ہو گا ورنہ اس کی جگہ کوئی دوسرا حرف زبان سے نکلے گا یا کم از کم اشتباہ پیدا ہو جائے گا۔ فن قرارت کو ائمہ قرأت نے عربی زبان کے پیش نظر ایجاد کیا۔ اس کے اصول وآداب مقرر کیے اور اسے بام عروج تک پہنچا دیا۔ دنیا اس طرح کے کسی فن سے ناواقف تھی۔ اب صوتیات (Phonetics) کی طرف توجہ ہو رہی ہے اور وہ ایک فن کے طور پر ابھر رہا ہے۔

اسلامی علوم کا براہ راست یا بالواسطہ قرآن وحدیث سے کسی نہ کسی نوع کا تعلق رہا ہے۔ فن قرأت بھی اصلاً اس لیے وجود میں آیا کہ قرآن مجید کی تلاوت صحیح مخارج کے ساتھ ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عرب کے مختلف قبائل کے لہجے اور عجمیوں کا اندازِ تلفظ اس پر اثر انداز نہ ہو۔ قرآن مجید اس طرح پڑھا جائے کہ اس کا ایک ایک حرف ٹھیک ٹھیک ادا ہو۔ یہ معلوم ہو کہ کہاں وقف کرنا ہے اور کہاں نہیں کرنا ہے؟ وقف ہو تو کتنا ہو؟ کہاں اظہار ہے اور کہاں ادغام؟ کہاں تفخیم ہے اور کہاں ترقیق؟ کہاں مدّ لازم ہے اور کہاں غیر لازم؟ کہاں وقفہ ہے اور کہاں سکتہ؟ قریب المخرج حروف میں کس طرح فرق کیا جائے؟ ترتیل کے کیا قواعد ہیں؟ ہدر (رواں) کس طرح پڑھا جائے کہ حروف اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ معانی اور مفہوم بھی متاثر نہ ہو۔

فن قرأت کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ماہر صحابہ کرام تک پہنچتا ہے۔ اس فن میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اسی طرح ہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے تلاوت فرمائی تھی۔

ہمارے فاضل دوست پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی (صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کے ذوق اور دلچسپی اور بحث وتحقیق کا خاص موضوع اسلامی تاریخ ہے۔ انھوں نے اس کا وسیع مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس کے مسائل اور پیچیدگیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس کے دور دراز گوشے بھی ان سے مخفی نہیں رہ پاتے۔ ان کی دور بیں نگاہیں ہر پہلو کا جائزہ لینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

تاریخ اندلس بھی ان کی علمی جولان گاہ میں شامل ہے۔ انھوں نے مختلف جہات سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کا ایک نیا پہلو 'اندلس میں علوم قرأت کا ارتقاء ہے' جس سے وہ اس وقت شناکام کر رہے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں اندلس کی تاریخ، اس کے نشیب وفراز اور عروج وزوال کا اجمالی ذکر ہے جس سے خوش گوار یادوں کا سرور تلخ حقائق سے مکدر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اغیار کی کیا شکایت کی جائے اور گلۂ دشمناں کیا ہو کہ ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پروفیسر محمد یٰسین مظہر نے اصل موضوع سے عہد بعہد اس طرح بحث کی ہے کہ اندلس میں فنِ قرأت کے ارتقاء کی ایک جامع تصویر ابھر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ضمناً اندلس کی پوری علمی تاریخ کی ایک جھلک بھی ہم دیکھنے لگتے ہیں۔ مستند مآخذ نے کتاب کو قابلِ اعتبار دستاویز کی حیثیت عطا کر دی ہے۔ توقع ہے کہ اس موضوع پر آئندہ کام کرنے والوں کے لیے یہ ایک گائیڈ بک کا کام دے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب کو مقبولیت سے نوازے اور مصنف کی علمی فتوحات تادیر اسی طرح جاری رہیں اور اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو سعادت حاصل ہو۔

جلال الدین

© rasailojaraid.com